بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُختصر سیرتِ رسول ﷺ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين نبينا محمد وعلى آله و صحبه أجمعين و بعد:

سرورِ کائنات رحمتِ دوعالم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کی معرفت دین کی اہم بنیاد ہے جو ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے آپ ﷺ کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے.

نام ونسب : نام محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف اور کنیت ابوالقاسم تھی بخاری ومسلم میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بہت سے نام ہیں، میں محمد اور احمد ہوں، ماحی (کفر کو مٹانے والا) حاشر (لوگوں کو اکٹھا کرنے والا) اور عاقب یعنی آخری نبی ہوں. آپ ﷺ کا نسب سب سے پاکیزہ، اعلی وارفع ہے، واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ابراہیم (علیہ السلام) کی نسل سے اسماعیل (علیہ السلام)، بنی اسماعیل سے کنانہ، بنی کنانہ سے قریش، قریش سے بنوہاشم، اور بنوہاشم سے مجھے منتخب کیا[مسلم]اور جب ہرقل (روم کا بادشاہ) نے ابوسفیان سے اللہ کے رسول ﷺ کے نسب کے بارے میں سوال کیا تو جواب دیا کہ: وہ ہم میں سب سے اعلی نسب والے ہیں، ہرقل نے کہا: انبیاء ورسل ایسے ہی ہوتے ہیں.

ولادت باسعادت : ماہ ربیع الاول میں بروز سوموار آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی اور جہاں تک تاریخ کی بات ہے تو اس مسئلہ میں مورخین کے یہاں اختلاف ہے راجح قول یہ ہے کہ ربیع الاول کی 9 تاریخ کو آپ کی پیدائش ہوئی، آپ ﷺ کی ولادت سے قبل ہی آپ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا، پیدائش کے بعد ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آپ کو چند دنوں تک دودھ پلایا پھر حلیمہ سعدیہ نے تقریبا چار سال تک آپ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا اور جب شق صدر کا واقعہ پیش آیا تو حلیمہ سعدیہ نے خوف کے مارے آپ ﷺ کو ان کی والدہ کے حوالے کردیا، اور جب آپ کی عمر 6 سال کی ہوئی تو اپنی والدہ آمنہ بنت وہب کے ساتھ اپنے ننہیال مدینہ گئے واپسی میں مقام ابواء پر والدہ انتقال کر جاتی ہیں، اس کے بعد موروثہ لونڈی ام ایمن نے آپ کی پرورش کی، اور آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے کفالت کی جب آپ ﷺ کی عمر ۸ سال کی ہوتی ہے آپ کے دادا کی وفات ہوجاتی ہے جنھوں نے وفات کے وقت آپ کے چچا ابوطالب کو کفالت وتربیت کی وصیت کی، اور جب آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا تو ابوطالب نے آپ ﷺ کی خوب مدد کی لیکن ایمان نہیں لائے ان کی اس تائید ونصرت کی وجہ سے قیامت کے دن انہیں ہلکا عذاب دیا جائے گا

☆**معصوم الخطا** : اللہ رب العالمین نے آپ ﷺ کو ہر قسم کی برائی سے محفوظ رکھا اور اعلی اخلاق پر فائز کیا آپ بچپن ہی سے صادق وامین کے لقب سے مشہور تھے اسی لئے جب قریش کے مابین تعمیر کعبہ کے وقت حجر اسود کو نصب کرنے میں تنازعہ ہوا اور یہ فیصلہ ہوا کہ جو سب سے پہلے کعبہ میں داخل ہوگا وہی اس کا حقدار ہوگا تو آپ ﷺ جن کی عمر اس وقت ۳۵ سال تھی سب سے پہلے داخل ہوئے جس پر سب نے بیک زبان کہا: یہ امین ہیں ہم ان سے راضی ہیں پھر آپ نے حجر اسود کو ایک کپڑے میں رکھ کر سرداران قبائل کو کپڑے کا ایک ایک کنارہ پکڑنے کا حکم دیا پھر آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے حجر اسود کو اس کی جگہ پر رکھ دیا[مسند احمد، حاکم]

☆**أزواج مطہرات** :

1- آپ کے اخلاق عالیہ سے متاثر ہوکر خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو شادی کا پیغام دیا اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال کی تھی جب تک خدیجہ رضی اللہ عنہا زندہ رہیں آپ ﷺ نے کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کی

2- ،سودۃ بنت زمعہ

3-عائشہ بنت ابی بکر الصدیق

4-حفصہ بنت عمر

5-زینب بنت خزیمہ بن حارث

6- اُم سلمہ جن کا نام ہند بنت امیہ تھا

7- زینب بنت جحش

8- جویریہ بنت الحارث

9- ام حبیبہ جن کا نام رملہ بنت ابی سفیان تھا

10- صفیہ بنت حی بن اخطب

11- اور سب سے آخر میں میمونہ بنت الحارث سے آپ ﷺ نے نکاح کیا

خدیجہ وزینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما یہ دونوں آپ کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں باقی بیویاں آپ کی وفات کے بعد زندہ رہیں رضی الله عنهن جميعاً۔

☆**اولاد** : آپ ﷺ کی تین نرینہ اولاد تھیں

1- قاسم انہیں کے نام پر آپ ﷺ کی کنیت ابوالقاسم پڑی

2- عبداللہ جن کا لقب طیب وطاہر تھا

3- ابراہیم جو مدینہ میں پیدا ہوئے تینوں بچے بچپن ہی میں وفات پا چکے تھے واضح رہے کہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کے سوا جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے آپ کی تمام اولاد لڑکے اور لڑکیاں سب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئیں۔

☆**بچیوں میں** :

1- زینب سب سے بڑی تھیں ان کی شادی ابوالعاص بن ربیع سے ہوئی

2- رقیہ جن کی شادی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ہوئی

3- فاطمہ حسن وحسین کی والدہ محترمہ جو علی رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں

4- اُم کلثوم جو رقیہ کی وفات کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں آئیں

تمام بچیوں نے اسلام کا زمانہ پایا سب مسلمان ہوئیں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوا سب کا انتقال آپ ﷺ کی حیات میں ہو گیا تھا

☆**نبوت ورسالت** : 17 رمضان المبارک بروز پیر یعنی دوشنبہ کو غار حراء میں چالیس سال کی عمر میں آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کیا گیا' جب آپ پر وحی آتی تو آپ کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا اور آپ سخت سردی میں بھی پسینہ سے شرابور ہو جاتے' سب سے پہلے سورت علق کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں' نزول وحی کے بعد اپنے گھر تشریف لے گئے مارے خوف کے آپ کا سینہ اچھل رہا تھا امّاں خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ساری داستان سنائی جس پر انہوں نے تسلی دی اور کہا: اللہ کی قسم وہ کبھی آپ کو رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں' سچ بولتے ہیں' لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں اور مصائب پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں.

☆**انقطاع وحی** : کچھ مدت وحی بند رہی جس پر آپ ﷺ غم سے نڈھال تھے' ایک دن جبریل امین علیہ السلام کو آسمان وزمین کے مابین کرسی پر جلوہ افروز دیکھا مرعوب ہو کر گھر تشریف لائے خدیجہ سے فرمایا: زملونی زملونی: یعنی مجھے چادر اوڑھادو' مجھے چادر اوڑھادو پھر سورت مدثر کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں' ان آیتوں کے بعد آپ نے لوگوں کو توحید کی دعوت دینا شروع کر دیا جس پر مکہ والے آپ کے دشمن ہو گئے اور ایذاء اور تکلیف پہنچانا شروع کر دیا' جس پر چچا ابوطالب نے ڈھال کے مانند آپ کی مدد کی' ابتدائی تین سالوں تک خفیہ طور پر دعوت کا کام کرتے رہے اور جب ﴿فاصدع بما تومر﴾ یعنی (اعلانیہ دعوت دینا شروع کر دیجئے) نازل ہوئی تو آپ نے علی الاعلان دعوت دینا شروع کر دیا' اللہ تعالی نے جب یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وأنذر عشيرتك الأقربين﴾ (یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں) تو آپ ﷺ نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر آواز لگائی اور جب آپ کے خاندان والے اکٹھا ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں یہ کہوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک لشکر ہے جو تم پر حملہ آور ہوا چاہتا ہے کیا تم لوگ میری بات مانو گے؟ سب نے بیک زبان کہا: کہ ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں پایا تو آپ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو

سخت عذاب سے ڈراتا ہوں' ابولہب نے کہا تیری بربادی ہو کیا تو نے اسی لئے جمع کیا تھا' اس پر پوری سورت المسد نازل ہوئی

☆**ہجرت حبشہ** : جب مکہ والوں نے زیادہ تکلیف دینا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کو حبشہ ہجرت کرنے کا حکم دے دیا' چچا ابو طالب کی وفات کے بعد لوگوں نے ایذا رسانی میں شدت پیدا کر دی' صحیحین میں ہے کہ آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے پاس ہی میں اونٹ کی اوجھڑی پڑی ہوئی تھی عقبہ بن ابی معیط نے اسے اٹھایا اور جب آپ سجدہ میں گئے تو آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ڈال دیا' آپ کی بیٹی فاطمہ آئیں پھر انھوں نے اسے ہٹایا' آپ ﷺ نے بددعا کرتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! سرداران قریش کو ہلاک کر دے' اور صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دن عقبۃ بن ابی معیط ہی نے آپ ﷺ کے گلے میں کپڑا لپیٹ کر زور سے کھینچا' ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور چھڑاتے ہوئے کہا: کیا تم ایسے آدمی کو مارنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے. جب لوگوں نے آپ ﷺ کو ابو طالب و خدیجہ کی وفات کے بعد زیادہ تکلیف دینا شروع کیا تو آپ دعوت توحید لے کر طائف پہنچے جہاں انہیں عناد' ایذا و مذاق کے سوا کچھ نہ ملا اسی پر بس نہیں کیا گیا بلکہ پتھروں سے مار مار کر لہو لہان کر دیا طائف سے مکہ واپس آ رہے تھے کہ پہاڑوں کا فرشتہ حاضر خدمت ہو کر گویا ہوا اگر آپ کا حکم ہو تو دونوں پہاڑوں کے بیچ میں اہل طائف کو پیس دیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ اللہ ان کی نسل سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کچھ بھی شریک نہیں کریں گے

☆**مدینہ المنوّرہ میں اِسلام** : آپ ﷺ نے ایام حج میں مدینہ کے چھ آدمیوں کو دعوت دی وہ مسلمان ہو گئے جن کی دعوت سے مدینہ میں کافی لوگ مسلمان ہوئے' جس کے بعد خفیہ طور پر **بیعت عقبی** اولی و ثانیہ پیش آئی' اور جب مدینہ میں اسلام کا بول بالا ہو گیا تو آپ نے اپنے صحابہ کرام کو مدینہ ہجرت کا حکم دے دیا. [بخاری و مسلم]

☆**ہجرت مدینہ** : بحکم اللہ تعالی آپ ﷺ نے مدینہ کا رخ کیا آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے دونوں غار ثور میں تین دن تک چھپے رہے مدینہ پہنچنے پر آپ کا زبردست استقبال کیا گیا جہاں آپ ﷺ نے اپنی مسجد اور گھر تعمیر کیا

☆**غزوات** : آپ ﷺ نے 27 غزوات (جنگیں) کیں چند کے نام یہ ہیں:

غزوہ بدر: ۱۷رمضان سن ۲ھ ہجری میں پیش آیا جس میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی

غزوہ احد: شوال سن ۳ھ ہجری کا واقعہ ہے جس میں مسلمانوں کو شروع میں فتح ہوئی پھر آپ ﷺ کی حکم عدولی میں شکست کا سامنا کرنا پڑا'

غزوہ بنی نضیر سن ۴ھ ہجری کا واقعہ ہے جس میں یہودیوں کو بدعہدی کے جرم میں مدینہ سے جلاوطن کیا گیا'

غزوہ مریسیع (بنی مصطلق): ماہ شعبان سن ۵ھ ہجری میں پیش آیا جس میں دشمن کو شکست ہوئی

'غزوہ خندق: سن ۵ھ ہجری میں ہوا جس میں کُفّارِ مکّہ ناکام ہو کر واپس گئے'

غزوہ بنی قریظہ: یہودیوں کے ساتھ پیش آیا وہ مسلمانوں کے حلیف تھے لیکن انہوں نے غداری و بغاوت کی جس کے پاداش میں مردوں کو قتل کر دیا گیا'

صلح حدیبیہ: سنہ 6 ہجری میں اس وقت پیش آیا جب آپ اپنے جان نثار صحابہ کے ساتھ عمرہ کے لئے تشریف لے جا رہے تھے مقام حدیبیہ پر مکہ والوں نے آپ کے ساتھ دس سال کے لئے صلح کی اور اس سال عمرہ کرنے سے روک دیا'

فتح خیبر: یہ محرم سن ۷ھ ہجری کا واقعہ ہے یہ جنگ، خیبر کے یہودیوں کے ساتھ پیش آئی جس میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی'

فتح مکہ: رمضان سن ۸ھ ہجری میں پیش آیا بارہ کافر قتل ہوئے اور صرف دو مسلمان شہید ہوئے،

غزوہ حنین: شوال سن ۸ھ ہجری میں پیش آیا مسلمان آخر میں فتح یاب ہوئے'

غزوہ موتہ: سنہ ۸ ہجری میں مسلمانوں اور رومیوں کے مابین پیش آیا'

اور غزوہ تبوک: جو سنہ ۹ ہجری میں پیش آیا یہ آپ ﷺ کا آخری غزوہ تھا رومیوں پر اتنا رعب پڑا کہ وہ مقابلہ ہی پر نہ آئے' اس سال یعنی سن ۹ھ ہجری کو عام وفود کہا جاتا ہے کیونکہ اس سال مختلف وفود آپ ﷺ کے پاس آئے اور لوگ جوق در جوق دین اسلام میں داخل ہوئے' اس کے علاوہ آپ ﷺ نے 56 سریہ بھی بھیجا

☆ **حج وعمرہ** : آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد صرف ایک حج کیا اور 4 عمرے کئے جو سب کے سب ذوالقعدہ کے مہینے میں ادا کئے گئے تھے

☆**حلیہ مبارک** : آپ ﷺ کا قد مبارک درمیانی، سرخی مائل روشن چہرہ، گھنے بال، آنکھیں سخت سیاہ، سینے اور پیٹ پر معمولی بال، سینے سے ناف تک بالوں کی باریک دھاری، سینہ مبارک چوڑا۔

☆**اخلاق** : آپ سب سے زیادہ سخی وفیاض، راست باز، نرم مزاج، متواضع، پابند عہد، حیادار، بردبار اور سب سے زیادہ دلیر اور بہادر تھے، غیظ وغضب سے دور تھے کبھی اپنے نفس کے لئے انتقام نہ لیتے انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی اگر میں نے کوئی کام کیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام کیوں کیا اور اگر کوئی کام نہیں کیا تو یہ نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں کیا، البتہ اگر اللہ کی حرمت پامال ہوتی تو اللہ کے لئے انتقام لیتے، جو ملتا کھا لیتے کھانوں میں کبھی عیب نہ نکالتے مہینوں آپ کے گھر میں آگ نہیں جلتی، مریضوں کی عیادت کرتے جنازوں میں حاضر ہوتے فقراء ومساکین کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے، ہنسی اور مذاق بھی کیا کرتے تھے، لوگوں سے ہمیشہ نرمی کے ساتھ پیش آتے غرضیکہ آپ تمام اخلاق عالیہ کے حسین پیکر تھے

☆**مناقب**: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ایک ماہ کی مسافت سے لوگوں کے دلوں میں میرا رعب ڈال دیا گیا، پوری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنا دیا گیا جہاں بھی نماز کا وقت ہو نماز پڑھ لیں، میرے لئے مال غنیمت کو حلال کیا گیا، مجھے شفاعت سے نوازا گیا اور ہر نبی اپنی قوم کے لئے خاص بھیجا جاتا جبکہ مجھے پوری دنیا والوں کے لئے بھیجا گیا ہے [بخاری ومسلم]

صحیح مسلم میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی، اور میری امت سب سے زیادہ ہوگی اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔

☆**عبادت ومعیشت**: عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کے پاؤں میں قیام اللیل میں ورم ہوجاتا تھا آپ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں [بخاری ومسلم]

نیز فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے تنے کی چھال بھری ہوتی تھی

☆ **حجۃ الوداع**: جس میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک لاکھ مسلمانوں نے حج کیا

☆**وفات** : سنہ ۱۱ ہجری میں ربیع الاول کی 12 تاریخ سوموار کے دن بوقت چاشت آپ ﷺ کی وفات ہوئی (انا للہ وانا الیہ راجعون) وفات کے وقت آپ کا سر مبارک عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا، غسل وتکفین کے بعد آپ پر لوگوں نے باری باری نماز جنازہ ادا کی، آپ کو ترسٹھ سال کی عمر ملی، جس میں سے 23 سال رسالت کے تھے، 13 سال مکہ اور 10 سال مدینہ میں رہے، اس ذات مبارکہ ومقدسہ پر انگنت درود وسلام نازل ہوں.

کاوش : مختار احمد مدنی

الداعية بالمكتب التعاونى لدعوة الجاليات بالجبيل ـ السعودية

PH:3625500/3613626 Ext 1021Fax:3626600

P.O.Box 1580 Al-JUBAIL31951 K.S.A